سورۃ الانعام

آیات ۱ - ۷

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۝١ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى
عِنۡدَهٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ۝٢ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَ
يَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ۝٣ وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ
۝٤ فَقَدۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ؕ فَسَوۡفَ يَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ
۝٥ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَكِّنۡ لَّكُمۡ وَ
اَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَيۡهِمۡ مِّدۡرَارًا ۖ وَّجَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ
بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ۝٦ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ
فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٧

سورۃ الانعام

- سورۃ مبارکہ کا نام: الانعام (جو نَعم کی جمع ہے) جس کے معنی ہیں مویشی/چوپائے (اس کا اطلاق اونٹ گائے اور بھیڑ بکری پر کیا جاتا ہے) کہ اس میں مویشیوں کا تذکرہ ہے اور ان کی حلت و حرمت کے مسائل ہیں۔ لیکن باقی سورتوں کی طرح یہ بھی ایک علامتی نام ہے
- پانچ مدنی سورتوں کے بعد یہ پہلی طویل مکی سورت ہے، اس میں ۲۰ رکوع اور ۱۶۵ آیات ہیں
- زمانۂ نزول: بالاتفاق مکی سورۃ، مکی دور کے آخری زمانہ (۱۳ نبوی میں) ہجرت سے عین پہلے نازل ہوئی
- حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا سورۃ الانعام مکمل ایک رات میں مکہ میں نازل ہوئی اور اس کے گرد ستر ہزار فرشتے تھے جو بلند آواز سے تسبیح پڑھ رہے تھے (المعجم الکبیر : ۱۲۹۳۰)
- حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر سورۃ الانعام یکبارگی مکمل نازل ہوئی۔ اس وقت میں نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھی، اور اس سورت کے بوجھ سے لگتا تھا کہ اس اونٹنی کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ (المعجم الکبیر: ۴۴۹-۴۴۸)
- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۃ الانعام نازل ہوئی درآنحالیکہ اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت تھی جس نے مشرق اور مغرب کو بھر لیا تھا، وہ بلند آواز سے تسبیح اور تقدیس کر رہی تھی اور زمین لرز رہی تھی، اور رسول اللہ ﷺ پڑھ رہے تھے۔ سبحان اللہ العظیم، سبحان اللہ العظیم (المعجم الاوسط : ۶۴۴۳)

سورۃ الانعام

سورۃ الانعام کے مضامین : سورۃ الانعام میں توحید و رسالت کے بنیادی مسائل اور دلائل ہیں، حیات بعدالموت اور حشر و نشر کا بیان ہے ، اصل دین ابراہیم کی وضاحت ہے اور انسان کی اندرونی اور بیرونی شہادتوں اور عقل و فطرت کے تقاضوں سے استدلال کیا گیا ہے ، مشرکین کے فرمائشی معجزات ظاہر نہ کرنے کی وجوہ بتائی گئی ہیں، تقدیر کا بیان ہے اور بعض مشرکانہ رسوم کارد، مشرکین کے عذاب کے مطالبے پر سوال کہ اگر یہ عذاب آگیا تو تمہارے پاس اس کے بچاؤ کا کیا سامان ہے ؟

سورت کے مضامین (۷ عنوانات)

1. شرک کا نفی اور عقیدہ توحید کی طرف دعوت
2. عقیدہ آخرت کی تبلیغ اور اس خیال کی تردید کہ زندگی جو کچھ ہے بس یہی دنیا کی زندگی ہے
3. جاہلیت کے مروجہ توہمات کی تردید
4. ان بڑے بڑے اصول اخلاق کی تلقین جن پر اسلام سوسائیٹی کی تعمیر کرنا چاہتا تھا،
5. آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی دعوت کے خلاف لوگوں کے اعتراضات کا جواب
6. دعوت کے بظاہر نتیجہ خیز نہ ہونے پر آپ ﷺ اور عام مسلمانوں کے اضطراب پر تسلی
7. منکرین اور مخالفین کو ان کی غفلت ، انکار اور نادانستہ خود کشی پر نصیحت، تنبیہ اور تہدید

سورۃ الانعام

- سورۃالانعام کا اگلی سورت الاعراف سے جوڑا ہے
- سورۃ انعام میں توحید، معاد اور رسالت کے بنیادی مسائل زیر بحث آئے ہیں اور اصل دینِ ابراہیم کی وضاحت کی گئی ہے۔ استدلال کی بنیاد عقل و فطرت اور آفاق وانفس کے شواہد پر ہے یا پھر ان مسلمات پر جن کو اہل عرب تسلیم بھی کرتے تھے اور جو صحیح بھی تھے

دعوت کو قبول نہ کرنے کی صورت میں سخت تنبیہ - اگرانھوں نے یہ دعوت قبول نہ کی تو اس انجام سے دوچار ہونے کے لیے تیار رہنا چاہیے جس سے رسولوں کی تکذیب کرنے والی قوموں کو دوچار ہونا پڑا (کفارِمکہ کے خلاف ختمی فردِ جرم(Final charge sheet) - تیرہ سالہ مکی دور کی دعوت کا خلاصہ اس سورت میں

- سورۃ الاعراف میں انذار کا پہلو غالب ہے۔ اس میں قریش پر یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ کسی قوم کے اندر ایک رسول کی بعثت کے تقاضے کیا ہوتے ہیں، اس باب میں اللہ تعالیٰ کے قاعدے اور ضابطے کیا ہیں، اگر کوئی قوم اپنے رسول کی تکذیب پر جم جاتی ہے تو اس کے نتائج کیا ہوتے ہیں، اس معاملے میں تاریخ کی شہادت کیا ہے اور اگر وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی اس روش سے باز نہ آئے تو اسے اپنے لیے کس روزِ بد کا انتظار کرنا چاہیے۔

مکی سورتوں میں عقائد وایمانیات کے مباحث

- اسلام نظریاتی اصلاح کے ذریعہ انسان کے کردار میں اصلاح اور تبدیلی چاہتا ہے لیکن وہ اس کے ساتھ ساتھ اس طریق کار کو بھی بدل دینا چاہتا ہے جس کے مطابق فکری اور نظریاتی اصلاح درکار ہے
- اسلام محض فکری تعمیر، فلسفیانہ طور پر نہیں چاہتا بلکہ وہ فکری اصلاح اور راہنمائی کے ساتھ ساتھ ایک تحریک بھی برپا کرنا چاہتا ہے ، تاکہ ایک ایسی امت کی تعمیر ہو جس کے طرز فکر میں اعتقادی تصورات اور ایک زندہ وفعال معاشرے کا وجود ساتھ ساتھ موجود ہوں
- اسلامی معاشرے میں ایک طرزِ فکر اور اس فکر کے مطابق اساسی تصورات میں کوئی بُعد نہ ہو
- اسلام کے پیش نظر صرف یہ نہ تھا کہ لوگوں کے کچھ عقائد میں تبدیلی کرکے اور معاشرتی حالات میں کچھ اصلاحات کرکے کام ختم سمجھا جائے۔ اسلامی تصور حیات اور اسلامی نظام زندگی کا حصول اس وقت تک ناممکن ہے جب تک معاشرے کے افراد میں اسلامی طرز فکر پیدا نہ ہو کہ اسی طرزِ فکر پر لوگوں کے نظریات وتصورات، ان کے عقائد کی درستگی، اور ان کی عملی زندگی کی تشکیل اور تعمیر ہوگی
- اسی لیے اسلامی نظامِ حیات کی فکری بنیادوں کو مضبوط بنانے کے لیے مکی دور میں مسلسل وہ احکامات نازل ہوتے رہے جو اس مطلوبہ کردار کو بنانے اور اسلامی طرزِ حیات کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے ضروری تھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ۝۱ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ - تمام تعریف اس کے لیے ہے جس نے

حمد = تعریف + شکر

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ - پیدا کئے آسمان اور زمین

وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ -اور بنائے اندھیرے اور نور

ظُلُمٰت - ظُلْمة کی جمع (اندھیرا)

اندھیرے (جمع)، نور (واحد) !

ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا - پھر (بھی) وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ - اپنے رب کے، برابر کرتے ہیں

عَدَلَ یَعدِل ، عَدْلاً

عدل کرنا، برابر کر دینا

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ - وہ، وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا

مِّنۡ طِیۡنٍ - ایک گارے سے

طِین - مٹی، گارا

ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا - پھر اس نے فیصلہ کیا ایک مدت کا

قضیٰ - فیصلہ

اَجل - مقررہ مدت

وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنۡدَهٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۳﴾

وَاَجَلٌ مُّسَمًّى -اور کوئی معین وقت

سَمَّى يُسَمِّي ، تسمية - نامزد کرنا، نام دینا، مقرر کرنا (II)

عِنۡدَهٗ -اس کے پاس ہے

مُسَمّى - طے شدہ، نامزدہ، مقرر کردہ

(م ر ي)

ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ - پھر (بھی) تم شک کرتے ہو

إمترى يمْتَرِي ، اِمْتَرَاءً - شک کرنا (VIII)

وَهُوَ اللّٰهُ - اور وہی اللہ ہے

فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ - آسمانوں میں اور زمین میں

يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ - وہ جانتا ہے تمہارے چھپانے کو

وَجَهۡرَكُمۡ - اور تمہارے نمایاں کرنے کو

سِرّ ، جَهر - پوشیدہ اور ظاہر

وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ - اور وہ جانتا ہے اس کو جو تم کمائی کرتے ہو

كسب - کمانا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ‌ ۙ ثُمَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۝١ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ‌ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنۡدَهٗ‌ ثُمَّ اَنۡتُمۡ
تَمۡتَرُوۡنَ ۝٢ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ‌ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ ۝٣

تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے، روشنی اور تاریکیاں پیدا کیں پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کر دیا ہے دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر ٹھہرا رہے ہیں وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہارے لیے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی، اور ایک دوسری مدت اور بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے مگر تم لوگ ہو کہ شک میں پڑے ہوئے ہو، وہی ایک خدا آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی، تمہارے کھلے اور چھپے سب حال جانتا ہے اور جو برائی یا بھلائی تم کماتے ہو اس سے خوب واقف ہے

All praise is for Allah alone, Who created the heavens and the earth, and brought into being light and darkness, and yet those who have rejected the call of the Truth ascribe others to be equals to their Lord. He it is Who has created you out of clay, and then decreed a term (of life), and has also appointed another term, a term determined with Him. Yet you are in doubt! And He it is Who is One True God in the heavens and in the earth. He knows your deeds, both secret and open and knows fully whatever you earn.

محمد اقبال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ؕ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝۱ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ..

آسمان و زمین کی تخلیق توحید الٰہی کی زبردست دلیل

- حمد کا لفظ تعریف اور شکر دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس جگہ دونوں ہی معنی مراد ہو سکتے ہیں
- اس آیتِ کریمہ میں انتہائی خوبصورتی سے عقیدہ توحید کو بیان کیا گیا ہے، جس میں اللہ کے وجود کے اثبات کے ساتھ ساتھ عقلی انداز میں شرک کی تردید فرمائی گئ اور پھر حکیمانہ طریقے سے اللہ کی وحدانیت پر استدلال فرمایا گیا ہے
- جب اللہ تعالیٰ ساری کائنات اور اس کی ہر چیز کا مالک حقیقی ہے تو لا محالہ اس کائنات میں جمال و کمال اور حکمت و قدرت اور صناعی وکاری گری کی جو شان بھی نظر آتی ہے اس کی ستائشوں کا اصل مستحق بھی وہی ہے اور اس کائنات میں رہنے والا اگر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات سے فیض پا رہا ہے تو اس میں شکر کا مفہوم آپ سے آپ شامل ہو جاتا ہے
- شرک پر اظہار تعجب کا ایک پہلو ۔مخاطب (مشرکینِ عرب) اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ زمین و آسمان کا خالق اللہ ہے، وہی دن نکالتا اور رات لاتا ہے اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو وجود بخشا ہے۔ جب ساری چیزوں کا خالق خدا ہی ہے تو پھر اس کے علاوہ دوسروں کے آگے جھکنا، سجدے کرنا، نذریں نیاز چڑھانا، انہیں اپنی حاجتیں پیش کرنا جیسا شرک کہاں سے گھڑ لائے؟ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ

انسان کا خود اپنا وجود دلائل توحید کا ایک عظیم الشان مجموعہ

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے جسم کے تمام اجزاء بھی زمین سے ہیں (اسے مٹی سے پیدا کیا)
- پھر ذرا دیکھو ! مٹی سے پیدا کرکے اسے کن صلاحیتوں اور کمالات سے نوازا- اب انسان کی خودسری کا عالم یہ ہے کہ وہ اللہ کے سامنے اکڑ جاتا ہے اور اس کے احکام کو توڑتا ہے ! اسے مالک، خالق اور معبود ماننے سے انکار کرتا ہے (اس انکار اور تکبر کے نتیجے میں ایک انتہائی ناپسندیدہ کردار کا حامل بن جاتا ہے)
- اس کی پیدائش کی طرح، اس کی زندگی کا دورانیہ بھی اسی نے طے کیا ہے، کسی انسان کو اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ جب تک چاہے، اس دنیا میں رہے بلکہ اس کی ایک مدت مقرر ہے، جو اسے اس دارالعمل میں عمل کرنے اور آخرت کی تیاری کے لیے دی گئی ہے، جس کے بعد حساب کا دن آنا ہے
- جس کی پیدائش، جس کی زندگی، جس کی موت سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس کو ماننے سے انکار، اس کے آگے جھکنے سے انکار، اس کی مرضات سے بے خبری، کس درجے کی ناکام زندگی ہے کہ انسان اس کو ہی نہ جانے جس نے اسے پیدا کیا اور یہ ہی نہ جانے اسے کیوں پیدا کیا؟
- اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں (پوری کائنات) کا الٰہ ہے، پوری کائنات میں اسی کی ہی یکساں اور مطلق العنان حاکمیت و تدبیر چل رہی ہے وہ ہر چھپے اور ظاہر عمل کو جانتا ہے (جو حساب کتاب میں عدل کا لازمی تقاضا)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۵

وَمَا تَاْتِيْهِمْ - اور نہیں پہنچتی ان کے پاس

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا - آنا، پہنچنا

مِّنْ اٰيَةٍ - کوئی نشانی

مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ - ان کے رب کی نشانیوں میں سے

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ - مگر وہ ہوتے ہیں اس سے اعراض کرنے والے

أَعْرَضَ يُعْرِضُ ، إِعْرَاضًا (IV)
منہ موڑنا، اعراض کرنا

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ - یقیناً انہوں نے جھٹلایا حق کو

لَمَّا جَآءَهُمْ - جب وہ آیا ان کے پاس

جَاءَ يَجِيءُ ، جَيْئَةً وَ مَجِيْئًا - آنا

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ - تو عنقریب پہنچیں گی ان کے پاس

اَنْۢبٰٓؤُا مَا - اس کی خبریں جس کا وہ

أَنْبَاء ، نَبَأ کی جمع (خبریں)

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ - مذاق اڑایا کرتے تھے

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَاءً مذاق اڑانا (X)

وَ مَا تَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ اٰیَةٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِیۡنَ ۝٤ فَقَدۡ کَذَّبُوۡا
بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ؕ فَسَوۡفَ یَاۡتِیۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝٥

لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انہوں نے اس سے منہ نہ موڑ لیا ہو
چنانچہ اب جو حق ان کے پاس آیا تو اسے بھی انہوں نے جھٹلا دیا اچھا، جس چیز کا وہ اب تک مذاق اڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کے متعلق کچھ خبریں انہیں پہنچیں گی

Yet every time a sign of their Lord comes to them, they turn away from it, and thus they gave the lie to the Truth that has now come to them. Soon they will come upon some news concerning what they had mocked at.

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۵﴾

مشرکین کا انکار، استہزاء اور اسلام کے عمومی غلبے کی پیشن گوئی

- توحید اور قیامت کے دلائل کے بعد ان باتوں کی تکذیب کی کوئی گنجائش تو نہیں ہے لیکن پھر بھی یہ لوگ اللہ کی آیات سے اعراض کر رہے ہیں اور اس طرح انھوں نے اس حق کو جھٹلایا ہے جو اللہ کی طرف سے ان کے پاس آیا ہے (یعنی قرآنِ کریم)
- یہ اپنے تعصّبات میں اس قدر پختہ ہو چکے ہیں کہ حق کی کوئی بات اور حق کی تائید میں کوئی دلیل، ان کے دل و دماغ پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ وہ اپنے آباؤاجداد کے رویے کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں۔
- ذات رسالت مآب ﷺ کی شخصیت اور قرآنِ کریم کا معجزہ ہونا جیسی روشن دلیلیں جو سراسر حق ہیں ان سے بھی انہوں نے فائدہ نہیں اٹھایا اور ان کا تمسخر اڑایا
- اس پر نبی اکرم ﷺ بھی یہی بتاتے جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں - وہ وقت دور نہیں جب خود اس مکہ پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ زمین کے بڑے حصے پر مسلمانوں کو خلافت عطا فرمائے گا۔ اسی زندگی میں ان کو ایسی عزت و سرفرازی اور خوشحالی سے نوازا جائے گا، جس کا آج تم تصور بھی نہیں کر سکتے (پھر یہ انکار کرنے والے اس بات کا بھی مذاق اڑاتے کہ ... کھانے پینے کو ہے نہیں اور خواب قیصر و کسریٰ کے محلات کے ...)
- کعبہ کے کلید بردار کا واقعہ۔ فتح مکہ کے وقت ابو سفیان کا واقعہ، دورانِ ہجرت سراقہ بن مالک کا واقعہ اس کی مثالیں

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠

اَلَمْ يَرَوْا - کیا انہوں نے نہیں دیکھا

رأى يَرَى ، رُؤيَةً - دیکھنا

كَمْ اَهْلَكْنَا - کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے

أَهْلَكَ يُهْلِكُ ، إِهْلَاكًا - ہلاک کرنا (IV)

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ - ان سے پہلے ایسی قوموں میں سے

قرن - امت، قوم، زمانے کے لوگ

اس کی جمع قُرُون

مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ - ہم نے اختیار دیا تھا جن کو زمین میں

مَكَّنَ يُمَكِّنُ ، تَمْكِيْنًا - مکان دینا، قوت دینا، اقتدار دینا (II)

مکین - رتبے والا، معزز

مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ - جو نہیں اختیار دیا تم کو

وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ - اور ہم نے بھیجا آسمان کو

(د ر ر)

عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا - ان پر لگاتار برستے ہوئے

دَرَّ يَدِرُّ ، دَرًّا - مسلسل بہنا، فراوانی ہونا (دنیا کی)

مِدرار: (مبالغہ) لگاتار برسنا، موسلا دھار بارش، رزق کی فراوانی

وَّ جَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ ۝٦

وَّ جَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ - اور ہم نے بنائیں نہریں

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ - وہ بہتیں تھیں ان کے نیچے

فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ - پھر ہم نے ہلاک کیا ان کو

بِذُنُوۡبِهِمۡ - ان کے گناہوں کے سبب

ذُنُوب ، ذَنْب کی جمع (گناہ)

وَ اَنۡشَاۡنَا - اور اٹھائیں ہم نے

أنْشَأَ يُنْشِئُ ، إنْشَاءً - اٹھانا، پیدا کرنا (IV)

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ - ان کے بعد

قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ - کچھ دوسری قومیں

أخَر - دوسرا/ دوسری (Other)

أخِر - آخری (Last)

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا
السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَ
أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٦﴾

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن
کا اپنے اپنے زمانہ میں دور دورہ رہا ہے؟ اُن کو ہم نے زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا جو
تمہیں نہیں بخشا ہے، ان پر ہم نے آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے
نیچے نہریں بہا دیں، (مگر جب انہوں نے کفرانِ نعمت کیا تو) آخر کار ہم نے ان کے
گناہوں کی پاداش میں انہیں تباہ کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے دور کی قوموں کو اٹھایا

Have they not seen how many a people We have destroyed before them? People whom We had made more powerful in the earth than you are and upon them We showered from the heavens abundant rains, and at whose feet We caused the rivers to flow? And then (when they behaved ungratefully) We destroyed them for their sins, and raised other peoples in their place.

محمد اقبال

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠

تاریخ کی شہادت

- تاریخ میں غور و فکر نہ کرنے اور گزشتہ امتوں کے دردناک انجام سے سبق حاصل نہ کرنے کی وجہ سے آیات الٰہی سے کفر و انکار کرنے والوں کی سرزنش
- قریش کو یہ غرہ نہیں ہونا چاہیے کہ ان کو بڑی قوت و شوکت حاصل ہے، ان کو ہلایا نہیں جاسکتا، کتنی ہی قومیں گزری ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تم سے زیادہ دولت، قوت اور تمکن عطا کیا تھا، وہ آج کہاں ہیں؟
- قوم قریش! ذرا قوم عاد کی شان و شوکت کا تصور کرو! وہ لوگ اسی جزیرہ نمائے عرب میں آباد تھے۔ اس قوم کی عظمت کے قصے ابھی تک تمہیں یاد ہیں۔ قوم ثمود بھی بڑی طاقتور قوم تھی، اپنے علاقے میں ان کا بڑا رعب اور دبدبہ تھا۔ وہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر ایسے عالی شان محل بناتے تھے کہ تم لوگ آج اس اہلیت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے ہو۔ ہم نے ان قوموں کو زمین میں وہ قوت و سطوت دے رکھی تھی جو تم کو نہیں دی۔ تو جب ہم نے ایسی عظیم الشان اقوام کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیا تو تمہاری کیا حیثیت ہے؟
- تاریخ میں قوموں کی تباہی کی اصل وجہ وسائل و اسباب کی کمی نہیں بلکہ یہ وجوہات اخلاقی ہیں، اللہ کی نافرمانی ہے، اللہ کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں، قوت و اسباب کی ناشکری ہے، اس کے احکام سے بغاوت ہے، اللہ پھر ان گناہوں (ذُنُوْبِ) کی پاداش میں پکڑ لیتا ہے جس سے کوئی نہیں چھڑا سکتا۔ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ - 29/40

وَّ جَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ ۝۶

- قوموں میں یہ جرائم جب کچھ افراد تک محدود ہوتے ہیں تو قدرت اغماض سے کام لیتی ہے۔ لیکن جب گناہوں کا ارتکاب وبائی شکل اختیار کرلیتا ہے اور اجتماعی ادارے اس کا شکار ہونے لگتے ہیں اور اقتدار اس کا پشت پناہ بن جاتا ہے تو پھر بالعموم اللہ کا عذاب آ جاتا ہے
- لیکن عذاب آنے سے پہلے پہلے افراد کو بھی اور اداروں کو بھی اور بعض دفعہ حکومتوں کو بھی مختلف جھٹکے دیئے جاتے ہیں ، مختلف مصائب کا شکار کیا جاتا ہے ، مختلف حوادث سے انھیں دوچار کیا جاتا ہے ،تاکہ وہ اللہ کی طرف لوٹ آئیں
- اللہ کے جس قانون اور اس کی جس سنت کا یہاں تذکرہ ہوا ہے کہ وہ ہمیشہ گناہوں کی پاداش میں پکڑا کرتا ہے ،کیا ہمارے لیے ضروری نہیں کہ اس آئینہ میں ہم بھی اپنی قسمت تلاش کرنے کی کوشش کریں اور اپنی اصل صورت کی شناخت کریں ؟ اپنی پوری تاریخ کو غور سے دیکھیں کہ کیا ہم نے انفرادی گناہوں کے ساتھ ساتھ کہیں اجتماعی گناہوں کا ارتکاب تو نہیں کیا ؟ اللہ کے ساتھ کچھ وعدے تو نہیں کیے جنہیں پورا نہیں کیا؟ فطرت افراد سے اغماض بھی کرلیتی ہے کبھی کرتی نہیں مِلت کے گُناہوں کو معاف
- پھر وہ دوسری قوموں کو اٹھا کھڑا کرتا ہے اور ان پر بھی اسی قانونِ الٰہی کا اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون کسی کے لیے نہیں بدلتا

وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٧

وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ - اور اگر ہم اتارتے آپ پر

كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ - کوئی کتاب کسی ورق میں (لکھی ہوئی)

قِرطاس - ہر وہ چیز جس پر لکھا جائے، کاغذ، ورق | قرطاس ابیض

فَلَمَسُوۡهُ - پھر وہ چھوتے اس کو

لَمَسَ يَلْمِسُ ، لَمْسًا - چھونا

بِاَيۡدِيۡهِمۡ - اپنے ہاتھوں سے

لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا - تو ضرور کہتے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا - نہیں ہے یہ مگر

سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ - ایک کھلا جادو

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

اے پیغمبرؐ ! اگر ہم تمہارے اوپر کوئی کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب بھی اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی جنہوں نے حق کا انکار کیا ہے وہ یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے

(O Messenger!) Had We sent down to you a book inscribed on parchment, and had they even touched it with their own hands, the unbelievers would still have said: 'This is nothing but plain magic.'

محمد اقبال

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

مشرکین مکہ کا عناد اور اس کا جواب

- اس آیت کریمہ کا تعلق اس سورت کے مرکزی مضمون سے براہِ راست جڑا ہوا ہے
- جب یہ سورت (اور اس کے آس پاس دیگر مکی سورتیں) نازل ہوئیں اس دور میں حضور ﷺ پر قریش مکہ کا بے انتہا دباؤ تھا کہ اگر آپ ﷺ رسول ہیں اور ہم سے اپنی رسالت منوانا چاہتے ہیں تو کوئی حسی معجزہ ہمیں دکھایئے، جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ مردہ کو زندہ کیجیے، آسمان پر چڑھ کر دکھایئے، مکہ میں کوئی باغ بنا دیجیے، کوئی نیا چشمہ نکال دیجیے، سونے چاندی کا کوئی محل بنا دیجیے، آسمان سے کتاب لے کر آپ ﷺ کو اترتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں، وغیرہ (لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا)
- ان کی طرف سے اس طرح کے تقاضے روز بروز زور پکڑتے جا رہے تھے اور عوام الناس میں یہ سوچ بڑھتی جا رہی تھی کہ ہمارے سرداروں کے یہ مطالبات ٹھیک ہی تو ہیں کہ دیگر رسولوں کو بھی معجزے عطا کیے گئے اگر آپ ﷺ بھی نبوت کے دعوے دار ہیں تو ویسے معجزات کیوں نہیں دکھاتے؟
- عبداللہ ابن ابی امیہ کا حضور ﷺ سے اسی طرح کے معجزے کا مطالبہ (حدیثِ مبارکہ میں مذکور.....)
- لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ تھا کہ اب کوئی ایسا حسی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا۔ سب سے بڑا معجزہ قرآن نازل کر دیا گیا ہے۔ جو شخص حق کا طالب ہے اس کے لیے اس میں ہدایت موجود ہے۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

- اگر ایسے حسی معجزے یہ مشرکین دیکھ بھی لیں تو کہیں گے کہ ہماری آنکھوں پر جادو کا اثر ہو گیا ہے، ہماری نظر بند کر دی گئی ہے
- یہ اس رسول ﷺ کے ہاں کئی معجزے دیکھ چکے ہیں، اگر صرف معجزہ ان کی ہدایت کے لیے کافی ہوتا تو یہ اس سے پہلے معجزات دیکھ کر ایمان لا چکے ہوتے لیکن ان معجزوں کو انہوں نے جادو کہہ کر اس کا تمسخر اڑایا اور حق کو قبول کرنے سے انکار کیا
- کوئی ایسا معجزہ جو تحدی اور مطالبات کے جواب میں بھیجا جائے اس کے آ جانے کے بعد اس کو نہ ماننے پر کسی قوم کی مہلت ختم ہو جاتی ہے اور اللہ کا عذاب ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اس لیے کہ اس عناد وہٹ دھرمی کا نتیجہ ہلاکت و محرومی ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ وہ ایسا معجزہ نہیں دکھا رہا
- اور یہ بات بھی کہ ایمان وہ معتبر ہے جو غیب میں رہتے، آفاق وانفس اور عقل و فطرت کے ان دلائل کی بنیاد پر لایا جائے، جن کی انبیاء دعوت دیتے ہیں نہ کہ تمام چھپے حقائق منکشف ہو جانے پر

ایمان بالغیب کی فضیلت

- عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده , قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا ؟ قَالُوا : الْمَلائِكَةُ , قَالَ : " وَمَا لَهُمْ لا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا : فَالنَّبِيُّونَ , قَالَ " وَمَا لَهُمْ لا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ " , قَالوا : فَنَحْنُ , قَالَ " وَمَا لَكُمْ لا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ "

قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : أَلا إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا - البیهقي ، مشکوٰۃ المصابیح– باب ثواب هذه الامّه، 584

- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: سب سے انوکھا اور تعجب خیز ایمان کن لوگوں کا ہے صحابہ کرام نے کہا: فرشتوں کا۔ آپؐ نے فرمایا: بھلا وہ ایمان کیوں نہیں لائیں گے؟ کیوں کہ وہ تو رب تعالیٰ کے پاس ہی ہوتے ہیں صحابہ کرام نے کہا: تو نبیوں کا۔ آپؐ نے فرمایا: بھلا انبیا ایمان کیوں نہیں لائیں گے؟ ان پر تو خود وحی نازل ہوتی ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: تو ہم ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: بھئی تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے؟ میں خود جو تمہارے درمیان موجود ہوں۔ پھر آخر کار جناب رسول اللہ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: سب سے انوکھا اور حیرت انگیز ایمان تو ان لوگوں کا ہے جو تمہارے بعد آئیں گے وہ تو بس صحیفوں میں لکھی ہوئی کتاب پائیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے

اضافی مواد

Reference Material

مکی سورتیں   مکی دورِ نبوت (۱۳سال)

- پہلا دور- آغازِ بعثت سے اعلان نبوت تک (۳سال)
  تقریباً ۹ سورتیں
- دوسرا دور- اعلان نبوت سے ظلم و ستم کے آغاز تک (۲سال)
  تقریباً ۳۴ سورتیں

نزول قرآن کا ابتدائی دور

- تیسرا دور- آغازِ فتنۂ ظلم و ستم سے عام الحزن تک (۵سال)
  تقریباً ۳۳ سورتیں

دور متوسط

- چوتھا دور ۱۰ نبوی سے ۱۳ نبوی تک (۳سال)
  تقریباً ۱۳ سورتیں

آخری دور

مکی سورتیں

- مکی قرآن کا موضوع اور محور بالعموم اسلامی عقیدۂ توحید، رسالت، وحی الٰہی پر یقین اور آخرت کے حساب و کتاب پر یقین ہوتا ہے
- اس تصور کے مطابق پھر اس کائنات کے بارے جو نظریہ بنتا ہے اس سے پوری کائنات اور خالق کائنات کا باہم تعلق واضح ہوتا ہے
- خالق کائنات کا شعور اگر انسانی تصور اور عقائد میں زندہ، موثر اور فعال ہو اور یہ تصور انسان اور خدا کے درمیان عبد و معبود کا تعلق قائم کرتا ہے
- پھر اس تصور کے مطابق بندہ اس دنیا کی تمام اشیاء کی قدر و قیمت متعین کرتا ہے اور اپنی زندگی کا راستہ بھی

← ابتدائی دور: دعوت کی مناسبت سے مختصر فقرے، شیریں و شستہ زبان

← مخاطب قوم کے حسب ذوق بہترین ادبی رنگ لیئے ہوئے

← حسنِ تناسب اور روانی لیئے ہوئے

← عالمگیر صداقتیں - مقامی رنگ و زبان میں

← دلائل، شواہد اور مثالیں — قریب کے ماحول اور تمدن سے

مکی سورتیں

- کشمکش کے دور میں پرجوش خطبے ۔ جن میں دریا کی روانی اور تند و تیز آگ کی سی تاثیر - ایمان کی دعوت، جماعتی شعور، تقوی، پاکیزگی سیرت
- صبر و ثبات، جدوجہد کے تقاضے، طوفانوں کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ
- مخالفین و منکرین کو انکار و غفلت کے نتائج سے خبردار کرنا
- اس پر ناقابل تردید، آنکھوں دیکھے تاریخی شواہد و دلائل
- ان کے برے اخلاق، جاہلانہ رسوم و رواج اور حق دشمنی پر انتباہ
- کہ لوگوں کی غفلت دور کی جائے، ان کو سوچنے پر مجبور کیا جائے، اور ان کے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کیا جائے۔

المعجم - امام طبرانیؒ کی احادیث کی کتب

- امام طبرانیؒ نے تقریباً ۷۶ کتب تصنیف کیں جو اس وقت دستیاب ہیں
- ان کی مشہور تصانیف میں "معاجم ثلاثہ" (تین معجم) شامل ہیں جو علمِ حدیث کی بلند پایہ کتب سمجھی جاتی ہیں
- معجم ان کتابوں کو معجم کہا جاتا ہے جن میں احادیث راویان حدیث کی ترتیب حروف تہجی پر جمع کی گئی ہوں، خواہ وہ راوی مصنف کے اپنے شیوخ ہوں یا صحابہؓ کرام

معاجم ثلاثہ

1. المعجم الکبیر: ہ کتاب 12 جلدوں میں ہے اور اس میں 60ہزار احادیث جمع کی ہیں (اس میں مشہور صحابی ابوہریرہؓ ، جن کی مرویات کی تعداد 5364 ہے اس میں شامل نہیں ہیں، ان پہ الگ کتاب ہے)
2. المعجم الاوسط : یہ کتاب 6 ضخیم جلدوں میں ہے، شیوخ اور راویوں کی تعداد ۲ہزار اور احادیث کی تعداد ۳۰ہزار- یہ کتاب آپؒ کو بے حد عزیز تھی
3. المعجم الصغیر: یہ کتاب مختصر ہونے کی وجہ سے زیادہ مقبول اور متداول ہے اس میں آپ نے ایک ہزار شیوخ اور رایوں سے 1197 احادیث جمع کی ہیں، اس کی ایک ہی جلد ہے

- امام طبرانی کازمانہ - پیدائش : صفر ۲۶۰ھ بمقام عکا (شام) ، وفات: ۳۶۰ھ بمقام اصفہان (ایران)

کتبِ احادیث کی اقسام

- جامع : حدیث کی وہ کتاب جس میں آٹھ چیزوں کا بیان ہو۔
١۔سیر ٢۔ آداب ٣۔ تفسیر ٤۔عقائد ٥۔فتن ٦۔ احکام ٧۔ اشراط ٨۔ مناقب (جامع بخاری، جامع ترمذی)
- سنن : حدیث کی وہ کتاب جس کی ترتیب ابواب فقہیہ کے اعتبار سے ہو اور صرف احادیث احکام ذکر کی جائیں (سنن ابوداوٗد ، سنن نسائی ، سنن ابن ماجہ)
- مسند :۔حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات علیحدہ جمع کی جائیں (مسند امام احمد)
- معجم : حدیث کی وہ کتاب جس میں راویانِ حدیث کی ترتیب حروف تہجی پر احادیث جمع کی گئی ہوں، خواہ وہ راوی مصنف کے اپنے شیوخ ہوں یا صحابہ کرام (امام طبرانی کی معاجیم ثلاثہ)
- مستدرک :۔حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی خاص کتاب کے مصنف کے وضع کردہ اصول وشرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہو (امام حاکم کی مستدرک۔ مستدرک امام حاکم)
- مستخرج :۔ جس کتاب میں مصنف کسی دوسری کتاب کی حدیثوں کو اپنی سندوں کے اعتبار سے روایت کرے (مستخرج اسماعیلی علی البخاری)
- صحیح : وہ کتاب جس کے مؤلف نے اپنی کتاب میں صحیح روایات لانے کا التزام کیا ہو اور "صحیح" کے لفظ کو کتاب کے نام کا حصہ بنایا ہو (صحیحین ۔۔بخاری و مسلم)

کتبِ احادیث کی اقسام

- موضوعات : وہ کتاب جس میں موضوع احادیث کو جمع کیا جائے اور اصل حدیث موضوع کو ممتاز کر دیا جائے (الموضوعات لابن الجوزی، الموضوعات الکبری للقاری)
- اربعین : جس کتاب میں کسی ایک یا مختلف موضوعات پر چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں (اربعین نووی ،اربعین ثنائی)
- الجزء : حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک صحابی کی ، یا کسی ایک خاص موضوع یا خاص مسئلے پر احادیث جمع کی جائیں مثلاً اگر سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی احادیث جمع کر دی جائیں تو وہ کتاب " جزء ابی بکر "
- المصنف / موطا : ایسی کتاب جو فقہی ابواب کے مطابق مرتب کی گئی ہو۔ جس میں احادیث مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ کے ساتھ ساتھ تبع تابعین کے فتاویٰ بھی جمع کیے گئے ہوں (مصنف عبدالرزاق ،ابن ابی شیبہ، موطا امام مالک)
- ترغیب وترہیب : ۔ وہ کتاب جس میں ایسی احادیث جمع کی جائیں جن کا تعلق عقائد و اعمال میں ترغیب اور ان سے غفلت پر ترہیب سے ہو ۔(الترغیب والترہیب للمنذری ،ترغیب الصلوٰۃ للبیہقی)
- اوائل : وہ کتاب جس میں احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا جائے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی. الفردوس للدیلمی)